Q. No. 2 Part (I) سوال نمبر 2 جز (I) مکتب اور مدارس میں فرق

## مکتب:

ابتدائی تعلیمی اداروں کو مکتب کہتے ہیں۔ مکتب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لکھنے کی جگہ کے ہیں۔ مکتب کا لفظ عموماً ابتدائی تعلیم کے ایسے مکاتب / مدارس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جہاں بچوں کو لکھنے پڑھنے کا فن سکھایا جاتا ہے۔ مکتب کے استاد کو معلم کہتے ہیں۔

## مدارس:

ثانوی تعلیمی اداروں کو مدارس کہتے ہیں۔ مدارس جمع ہے مدرسہ کی جس کے لغوی معنی درس کے ہیں اور درس کے معنی سبق کے ہیں یعنی سبق پڑھانے کی جگہ۔ یہاں زبان و ادب کے ساتھ ساتھ مختلف زبانیں بھی سکھائی جاتی ہے۔ مدارس کا ذریعہ تعلیم فارسی ہے۔ مدارس کے استاد کو مدرس کہتے ہیں۔

.....

Q. No. 2 Part (II) سوال نمبر 2 جز (II) سادجنٹ رپورٹ کے نکات

سادجنٹ رپورٹ کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1- چودہ سال تک کی عمر کے بچوں کے لیے تعلیم لازمی اور مفت ہوئی۔
2- سات سے گیارہ سال تک کی عمر کے بچوں کی تعلیم کو پرائمری تعلیم کا نام دیا جائے گا۔
3- بارہ سے سولہ سال تک کی عمر کے بچوں کی تعلیم کو اعلیٰ تعلیم کا نام دیا جائے گا۔
4- چھ سال تک کی عمر کے بچوں کے لیے نرسری کلاسز باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ کی نگرانی میں شروع کروائی جائیں گی۔
5- ٹیکنیکل اور کمرشل شعبوں کی تعلیم پر زور دیا گیا۔
6- رپورٹ میں بچوں کے لیے پیشہ ورانہ تعلیم پر بھی زور دیا گیا۔

**Q. No. 2 Part (III)** **سوال نمبر 2 جز (III)** **مانیٹوریل سسٹم**

ہندوستان کے نظامِ تعلیم میں مانیٹوریل سسٹم رائج تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ قابل اور لائق طلبہ اپنی پڑھی ہوئی کتابیں دوسرے طلبہ کو پڑھاتے اس سے استاذہ کا بوجھ بھی کم ہو جاتا اور طلبہ کو سبق پڑھانے کی تربیت بھی مل جاتی۔ اس میں بعض دفعہ استاد کے ایک بار سبق پڑھانے کے بعد قابل اور لائق طلبہ اس سبق کو دہرا دیتے جس سے ان کا اپنا سبق بھی پکا ہو جاتا اور دوسرے طلبہ کی بھی مدد ہو جاتی۔ سبق دینے والے کو معید کہتے ہیں اور عرفِ عام میں اسے مانیٹر کہتے ہیں اس لیے اس پورے نظام کو مانیٹوریل سسٹم کہتے ہیں۔

---

**Q. No. 2 Part (IV)** **سوال نمبر 2 جز (IV)** **درس نظامی کی خصوصیات:**

درس نظامی کا آغاز تقریباً آج سے چار سو سال قبل اورنگزیب عالمگیر کے دور حکومت میں ہوا۔ اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

1- قرآن و مجید اور حدیث پر کم توجہ تھی۔
2- اس میں جغرافیا اور تاریخ بالکل نظر انداز کر دیے گئے۔
3- اس میں زیادہ تر کتب صرف و نحو پر تھی جب کہ ادب پر صرف تین چار کتب شامل تھی۔
4- درس نظامی میں معلومات میں وسعت کی بجائے فہم و تدبر پر زور دیا گیا۔
5- درس نظامی کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ اس سے قوتِ مطالعہ قوی ہو جاتا تھا۔

Q. No. 2 Part (v) برطانوی نظامِ تعلیم ..... سوال نمبر 2 جز (v)

انگریزوں نے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کو جان بوجھ کر مسخ کیا۔ مقبول تر بین مسلمان حکمرانوں کے خلاف جھوٹی کہانیاں اور افسانے گھڑ گھڑ کر شامل کیے گئے تاکہ خصوصاً مسلمانوں کے دلوں سے اسلاف سے محبت اور وابستگی کو کم کیا جا سکے۔ یورپ خصوصاً برطانیہ کی تاریخ تو پڑھا دھڑا کر پڑھایا جاتا تاکہ طلبہ احساس کمتری کا شکار ہو کر انگریزوں کو حکمران تسلیم کر لیں۔ ایک مغرب کو مہذب اور ایک مشرق کو وحشت اور جہالت کا نمونہ بنا کر پیش کیا جاتا۔ ان کا مقصد لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا کرنا تھا تاکہ انگریز حکمران بن سکیں۔

---

Q. No. 2 Part (vi) تعلیمی کانفرنس 1947 سوال نمبر 2 جز (vi)

تعلیمی کانفرنس 1947 میں قائداعظم نے اپنے پیغام میں فرمایا:

1- ہمیں اپنے آزاد ملک میں اپنے نظامِ تعلیم کو اپنی تہذیب و ثقافت اور زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہے۔

2- دنیا میں واقع ہونے والی تعلیمی ترقیوں پر نظر رکھنی ہے۔

3- تعلیم صرف کتابی یا نظری علوم کا نام نہیں بلکہ ہمیں سائنسی اور فنی علوم پر بھی توجہ دینی ہے۔

4- تعلیم کے ذریعے ہمیں نئی نسلوں میں احساسِ ذمہ داری، عزتِ نفس، ذہانت، جستجو اور کاوش جیسے صفات پیدا کرنے ہیں اور ان میں قومی خدمت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔

## Q. No. 2 Part (vii) تعلیم نسواں میں کمی: سوال نمبر 2 جز (vii)

تعلیم نسواں سے مراد عورتوں کی تعلیم ہے اور کوئی بھی معاشرہ عورت کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا اس لیے خواتین کا تعلیم یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔ تعلیم نسواں میں کمی کی وجوہات درج ذیل ہیں:

1- **آبادی میں اضافہ:** آبادی میں تیز رفتار اضافہ تعلیم نسواں میں کمی کی اہم وجہ ہے۔

2- **غربت:** تعلیم نسواں میں کمی کی ایک اہم وجہ غربت ہے۔

3- **تارک مدرسہ:** تارک مدارس بھی تعلیم نسواں میں کمی کی وجہ ہے۔

4- **غیر موزوں نصاب:** غیر موزوں نصاب کی وجہ سے بھی خواتین تعلیم ادھوری چھوڑ دیتی ہیں۔

5- **مخلوط تعلیم:** مخلوط نظام تعلیم بھی تعلیم نسواں میں کمی کی وجہ ہے۔

---

## Q. No. 2 Part (viii) تارک مدرسہ..... سوال نمبر 2 جز (viii)

تارک مدرسہ سے مراد وہ طالب علم ہیں جو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ دیتے ہیں اور سکولوں سے بالکل رابطہ کر لیتے ہیں۔ یہ طالب علم کسی بھی درجہ یعنی بجائے میٹرک سکول چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کبھی بھی تعلیم جاری نہیں رکھتے۔

**غیر موزوں نصاب:**

غیر موزوں نصاب تارک مدرسہ میں ایک اہم وجہ ہے کیونکہ بہت سے طلبہ غیر موزوں نصاب کی وجہ سے بھی سکول چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ نصاب ان کے رجحان اور پسند کے مطابق نہیں ہوتا۔

**Q. No. 2 Part (ix)** دیہی تعلیمی ترقی : سوال نمبر 2 جز (ix)

دیہی تعلیمی ترقی سے مراد دیہات میں رہنے والے لوگوں کا معیارِ تعلیم بہتر کرنا اور ان کے سکولوں کی سہولیات فراہم کرنا ہے تاکہ وہ لوگ تعلیم سے محروم نہ رہ سکیں کیونکہ دیہات وغیرہ میں سکولوں کی کمی کی وجہ سے بہت سے لوگ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان کا مستقبل بھی خراب ہو جاتا ہے۔

**حکومتی اقدامات :**

دیہی تعلیمی ترقی کے لیے حکومت کو چاہیے کہ وہ دیہات میں سکولوں کی تعداد میں اضافہ کرے اور تعلیم یافتہ اساتذہ کا بھی تقرر کرے تاکہ لوگوں میں رہنے والے بچے تعلیم حاصل کر سکیں۔

---

**Q. No. 2 Part (x)** یونیورسٹی کی تعلیم : سوال نمبر 2 جز (x)

اعلیٰ تعلیم کے لیے یونیورسٹیاں قائم کی گئی۔ اعلیٰ تعلیم 13 سے 16 سالہ تک ہوتی ہے۔ یونیورسٹی کا نام یا ائی ایجوکیشن کمیشن ہے جہاں پر طلبہ اپنے پیشوں کے مطابق تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ ہوتے ہیں جو طلبہ کو ان کے پیشوں کے مطابق بہتر طریقے سے تعلیم دیتے ہیں۔ یونیورسٹی میں زیادہ تر طب، زراعت اور انجینئرنگ وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1)

# امام غزالی

## تعارف :-

آپ کا اصل نام امام محمد غزالی تھا۔ آپ امام غزالی کے طور پر مشہور ہیں۔ آپ ایک ماہر تعلیم اور بہترین استاد تھے۔ مفت تعلیم کی وجہ سے آپ کو لوگ مانتے تھے۔ آپ نے احیاالعلوم اور کیمیائے سعادت آپ کی اہم ترین تصانیف ہیں۔ آپ نظامیہ بغداد کے مدرس بھی رہے۔ یہ ادارہ اس زمانے میں بین الاقوامی اہمیت کا حامل تھا۔ امام غزالی کے نزدیک تعلیم کے بغیر حقیقت تک رسائی ممکن نہیں یعنی ہم تعلیم کے بغیر سچائی کو نہیں جان سکتے اس کے علاوہ امام غزالی کہتے ہیں کہ وحی کے ذریعے حاصل ہونے والا علم ہی حقیقی اور سچا علم ہے۔

## تدریسی طریقے :

امام غزالی کے مطابق تدریسی طریقے درج ذیل ہیں۔

1۔ بچوں کی ذہنی استعداد کے مطابق
2۔ بچوں کے رجحانات کے مطابق۔
3۔ بچوں کے لیے اسباق آسان بنائے جائیں
4۔ اسباق کی تیاری
5۔ تدریس میں تدریج
6۔ عملی سے مشروط کرکے
7۔ سابقہ معلومات کی مدد سے۔

## تفصیل :

(Section C)

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

1- بچوں کے رجحانات کے مطابق :

امام غزالی کے نزدیک تدریس دینے والا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ بچوں کے رجحانات اور لیند کے مطابق تعلیم دی جائے تاکہ وہ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

2- ذہنی استداد کے مطابق :

بچوں کو ان کے ذہنی استداد کے مطابق تعلیم دینا بھی تدریس کا طریقہ ہے یعنی ان کی لیاقت کو جان کر تعلیم دینا تاکہ ان پر کوئی بوجھ نہ پڑے اور وہ آسانی سے تعلیم حاصل کر سکیں۔

3- بچوں کے لیے اسباق آسان ... :

امام غزالی کے نزدیک تعلیم دینے والا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بچوں کے لیے اسباق آسان بنائے جائیں تاکہ ان کو مشکل پیش نہ آئے اور وہ آسانی سے یاد کر سکیں۔

4- اسباق کی تیاری :

اسباق کی تیاری سے مراد بچوں سے ٹیسٹ یا امتحان وغیرہ لینا ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ بچوں کی کتنی تیاری ہوئی ہے اور اس کے علاوہ اس طریقے سے استاد اپنی تدریس کا جائزہ بھی لے سکتا ہے۔

5- عمل سے مشروط کر کے :

عمل سے مشروط کر کے تعلیم دینے سے مراد بچوں سے پریکٹیکل ورک کروانا ہے تاکہ ان میں کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو اور وہ اچھے سے سیکھ سکیں۔

(Section C)

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

**سابقہ معلومات کی مدد سے:**

سابقہ معلومات کی مدد سے تعلیم دینا یعنی پہلے سبق میں سے سوالات پوچھنا تاکہ بچوں کی تیاری کا جائزہ لیا جا سکے یہ طریقہ تدریس بھی بہت مفید ہے۔

**تدریس میں تدریج:**

امام غزالی کے مطابق ایک طریقہ تدریس یہ ہے کہ تدریس میں تدریج کی جائے یعنی وقفہ سے پڑھایا جائے تاکہ طلبہ آسانی سے تعلیم حاصل کر سکیں اور ان پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔

(Section C) تعلیمی پالیسی 1979 Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

جنرل : ضیاء الحق

وزیر تعلیم : محمد خان بھوتی

(پس منظر)

قومی تعلیم پالیسی 1979 میں تعلیم کے علمی اور نظریاتی پہلو پر زور دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس میں مسجد سکول، محلہ سکول اور دیہی و رات کے سکول قائم کیے گئے اور اردو کو 5 سال کے اندر قومی زبان قرار دینے پر بھی زور دیا گیا لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔

تجاویز :

قومی تعلیمی پالیسی میں درج ذیل تجاویز پیش کی گئی۔

1. ہم گیر ابتدائی تعلیم :

اس پالیسی میں تجویز کیا گیا کہ ابتدائی تعلیم پہلی سے 8 ویں جماعت تک ہوگی اور 1980 تک اسے لازمی قرار دے دیا جائے اور اس کے علاوہ یہ فیصلہ کیا کہ 5 درجے تک تعلیم لازمی ہوگی۔

2. ذریعہ تعلیم :

اس پالیسی میں یہ تجویز کیا کہ قومی زبان اردو ہوگی لیکن اس پر عمل درآمد کے لیے 15 سال کی مدت طے پائی جب تک انگریزی زبان سے کام چلانے کا طریقہ طے پایا گیا۔

3. خصوصی بچوں کی تعلیم :

اس پالیسی میں خصوصی بچوں کی تعلیم پر بھی زور دیا گیا اور ان کو تعلیمی

(Section C)

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

سہولیات فراہم کرنے کا بہترین کام بنایا گیا۔

**مسجد سکول:**

اس پالیسی میں بھی مسجد سکول قائم کیا گیا۔ اس میں مسجد میں بالغوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی تعلیم تک آسان رسائی کے لیے مساجد کا تعاون حاصل کیا گیا۔

**محلہ سکول:**

بہت سی خواتین اپنے گھروں میں بچوں کو بنیادی تعلیم دیتی ہیں۔ 1979ء کی پالیسی میں اسے باقاعدہ بنایا گیا۔

**دیہی ورکشاپ سکول:**

تعلیم ادھوری چھوڑنے والے طلبہ اور حصول معاش کی آسانی کے لیے ایک لاکھ دیہی ورکشاپ سکول کھولے گئے اور اس میں پیشہ وارانہ اساتذہ کا تقرر بھی کیا گیا۔

**اسلامی مدارس:**

اس پالیسی میں اسلامی مدارس قائم کرنے کی بھی کوشش کی گئی تاکہ بچوں کو دینی تعلیم دی جا سکے۔

**اسلامیات اور مطالعہ پاکستان:**

قومی تعلیمی پالیسی 1979ء میں وفاق نے اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو بھی نصاب میں شامل کرنے کی کوشش کی اس طرح اس پالیسی میں اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو نصاب میں شامل کیا گیا۔

(Section C)

Q. No. 4 (Page 3) سوال نمبر 4 (صفحہ 3)

۹۔ نجی اداروں کے قیام کی اجازت:

اس پالیسی میں نجی یعنی پرائیویٹ اداروں کو قائم کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس پالیسی کے بعد ملک میں نجی ادارے قائم کئے گئے

۱۰۔ یونیفارم:

اس پالیسی میں طلبہ کو مفت یونیفارم مہیا کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی تاکہ غریب بچوں کی مدد کی جا سکے۔ بچوں کو مفت یونیفارم مہیا کرنے سے غریب بچوں کی تعداد بڑھی اور ان کے اخراجات میں بھی کمی آئی اور یہ تجاویز بہت مددگار ثابت ہوئی۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 1) تحریک علی گڑھ کے اثرات سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

تحریک علی گڑھ کے بانی سلم سید احمد خان تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کے تعلیمی، معاشی اور سیاسی مسائل حل کرنے کے لیے بہت سی خدمات سر انجام دی اور تحریک علی گڑھ مسلمانوں کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔

**اثرات:**

تحریک علی گڑھ کے درج ذیل اثرات مرتب ہوئے۔

1 **مغربی تعلیم کا فروغ:**

تحریک علی گڑھ سے مغربی تعلیم کو فروغ ملا اور اس کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا گیا۔ اس میں انگریزی زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔

2- **انگریزوں کے ساتھ مصالحت:**

انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان بہت اختلافات اور غلط فہمیاں تھی لیکن سر سید احمد خان نے ان کے درمیان پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کیا اور ان میں اعتماد پیدا کیا تحریک علی گڑھ کا ایک بڑا اثر انگریزوں کے ساتھ اتفاق قائم کرنا تھا۔

3- **مسلم اتحاد:**

تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم ہوا اور ان کے آپس میں تعلقات بہت بہتر ہو گئے۔

4- **ذاتی کردار سازی:**

تحریک علی گڑھ کے باعث مسلمانوں میں ذاتی کردار سازی کا شوق پیدا ہوا اور ان کے کردار میں بہت بہتری آئی۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

5- جدید قیادت:

تحریک علی گڑھ کے بانی مسلمانوں کو جدید تعلیم کی طرف راغب کرنا چاہتے تھے اور ایسے ادارے بنانے چاہتے تھے جہاں بچوں کو جدید تعلیم سکھائی جائے۔

6- اردو زبان کا فروغ:

سر سید احمد خان نے مسلمانوں کے لیے قومی زبان اردو کو قرار دیا۔ تحریک علی گڑھ کی وجہ سے اردو کو قومی زبان کی حیثیت حاصل ہوا اور اس کو فروغ ملا۔

7- مسلمانوں کی معاشی خوشحالی:

تحریک علی گڑھ مسلمانوں کی معاشی خوشحالی کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اس میں مسلمانوں کی معاشی خوشحالی کے لیے بہت کام کیا گیا۔ اور تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمانوں کی معاشی حالت بہت بہتر ہو گئی۔

8- تعلیمی اداروں کا قیام:

تحریک علی گڑھ تعلیمی اداروں کے قیام کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی اور اس کی وجہ سے بہت سے تعلیمی ادارے قائم کیے گئے۔

9- دین کا محدود تصور:

تحریک علی گڑھ دین کے محدود تصور کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوئی کیونکہ اس سے دین کے بارے کوئی زیادہ معلومات فراہم نہیں کی جاتی تھی لیکن تحریک علی گڑھ کے بعد دین سے آگاہ کیا گیا اور بہت سے دینی مدارس بھی قائم کیے گئے۔ جہاں طلبہ کو دین کے بارے تعلیم دی جاتی اور ان کو اسلام کے عقائد سے آگاہ کیا جاتا۔

(Section C)

Q. No. 5 (Page 3) سوال نمبر 5 (صفحہ 3)

## تحریک پاکستان کا قلعہ:

تحریک پاکستان کا قلعہ سے مراد تحریک پاکستان کی بنیادی جگہ ہے جہاں پاکستان کے قیام کے خواب سے تھی تحریک علی گڑھ بہت مدد گار ثابت ہوئی۔ تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمانوں کے تعلیمی، معاشی اور سیاسی مسائل حل ہوئے اور مسلمانوں کی مدد ہوئی۔